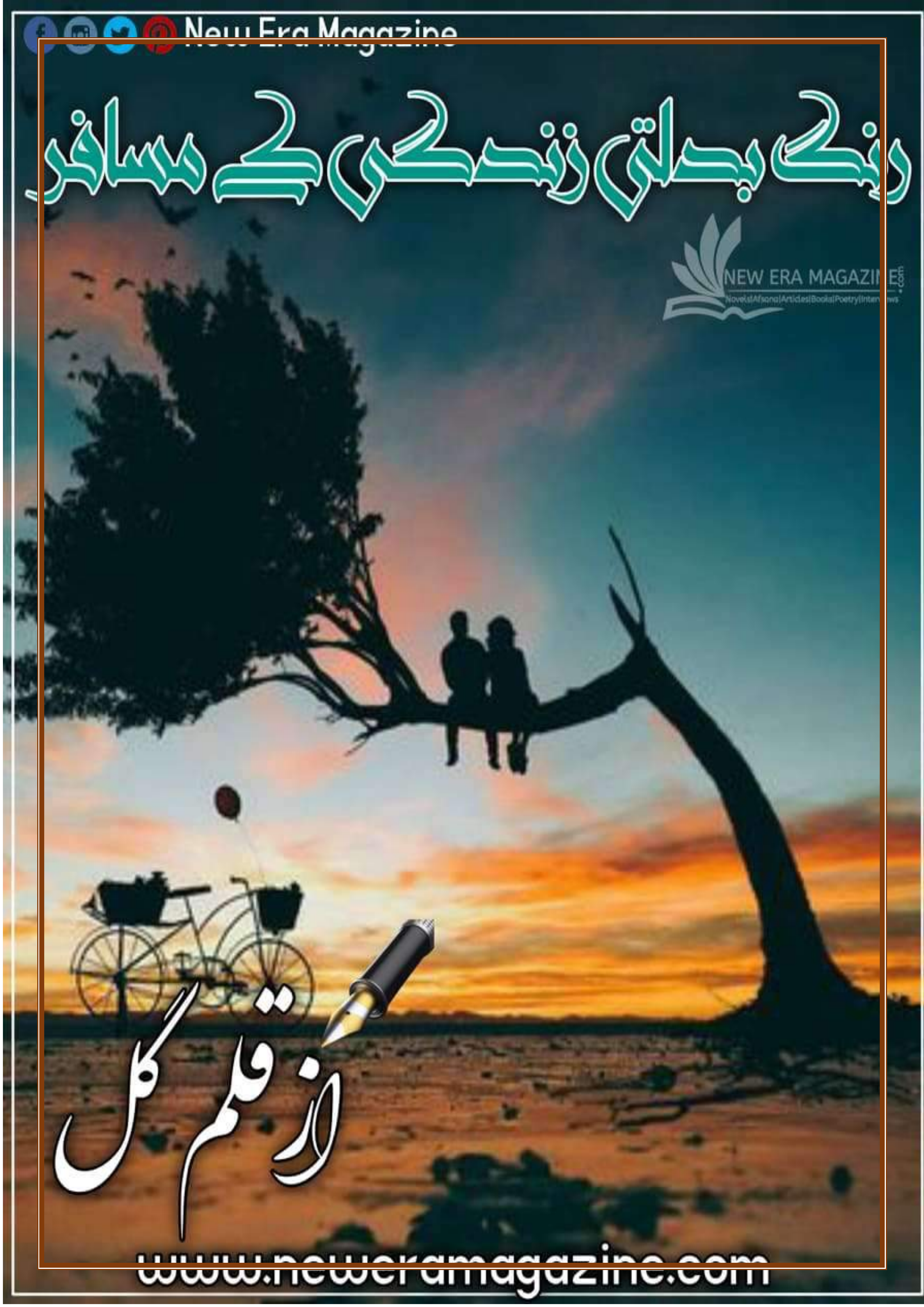
New Era Magazine
رنگ بدلتی زندگی کے مسافر
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
از قلم گل
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

رنگ بدلتی زندگی کے مسافر

از گل

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرامیگزین

☆☆☆☆☆

سورج ہلکی سرخی مائل کرنوں کے ساتھ طلوع ہو کر،ایک روشن چمکتے دن کا آغاز کر چکا تھا،وہی وہ یونی کیلیئے تیار سیڑھیاں پھلانگتے ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھی،ہلکی سانولی رنگت،اوراس پر دوپٹہ پنوں کی مدد سے سجاے. بڑی بڑی شہد رنگ آنکھیں کھڑی ناک اور گلابی لبوں کے دائیں بائیں گالوں میں پڑنے والے گڑھے کتنوں کا دل دھڑکانے کی صلاحیت رکھتے تھے. غرض اسکا ڈریسنگ سینس بھی کمال کا تھا. چھوٹی چھوٹی پھول پتیوں سے سجی پیلی رنگ کی شرٹ اوراس پر پہنی سیاہ کھلا ٹراؤزر..دائیں کندھے پر لٹکتا بیگ اور بائیں ہاتھ میں پہنی کی گھڑی اسکے اعلی ذوق کی نشاندہی کر رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلام علیکم ماما!

وعلیکم السلام!

آگیا میرا بچہ۔

جی ماما!

اچھا سنو!!!

کچھ یاد آنے پر انبیہ بیگم نے اسے مخاطب کیا۔

جی ماما! آج زرا جلدی آجانا گھر تمھاری چچی آرہی ہیں۔جی.اچھا سہی ہے،آجاؤ گی!

اچھامیں جارہی دیری ہورہی ہے۔

اللہ کی امان۔

افشاں ماسٹرز کی طالب علم تھی اس کالاسٹ سمسٹر چل رہا تھا،انابیہ بیگم کی اکلوتی اولاد تھیں۔والد فرقان صاحب ہارٹ اٹیک کے باعث جب افشان انٹر میں تھی،انتقال کر گیے تھے۔انابیہ بیگم ایک نجی ادارے میں ملازمت کرتی تھیں۔ جس سے وہ افشان کی یونیورسٹی کے اخراجات اٹھاتی۔اور کچھ فرقان کی پینشن سے گزاری ہو جاتا تھا۔وہ اپنی زندگی خوش و خرم گزار رہی تھیں۔

انابیہ بیگم نے ناشتہ کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔کیونکہ آج کی شام کی تیاریاں بھی کرنی تھیں۔

*************************************-
******

اف!!!خدایا دیر ہو گی،ماما نے بہت ناراض ہونا ہے۔سارا قصور سر کا ہے۔عین وقت پر کلاس یاد آ گی ان کو بھی!!!افشاں منہ ہی منہ بڑبڑاتے لان عبور کرتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی تو سامنے چچی اور اماں کے ساتھ "ارسل" بیٹھا دیکھائی دیا۔ارسل اسکی چھوٹے چاچا کا بیٹا تھا۔جو اسے بے حد پسند کرتا تھا۔افشاں کو دیکھتے ہی اسکی خوشی دیدنی ہوتی تھی۔جسے صحرا میں بھٹکے شخص کو ایک بوند پانی میسر آ گیا ہو۔افشاں زبان دانت تلے دباتے اماں کی طرف دیکھا تھا،پھر سب کو مشترکہ سلام کیا،اور کمرے کی طرف بڑھ گی. فریش ہو کر انکے پاس آ کر بیٹھی۔کسی ہے میری چندارانی۔ثانیہ ارسل کی ماں نے لاڈوں سے پوچھا۔ایک دم اچھی آپ بتائیں؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افشان بیٹا یے چاے سب کو نکال کر دو۔

جی امی۔

بھئی!اب آپ ہماری بیٹی ہمیں سونپ دیں۔بات تھی یا دھماکا ے تھے۔اس نے بے یقینی سے ماما کو دیکھا انکار میں سر ہلاتی کمرے کی طرف بڑھ گی تھی۔۔

اسے کیا ہوا؟

دراصل افشان ابھی لاسٹ سمیسٹر چل رہا ہے،تو وہ اس لیے ابھی راضی نہیں شادی کرنا کے لیے۔ تعلیم مکمل کرنا چاہتی ہے،اور کچھ چیزیں اسکے ذہن میں ہیں جوب کو لے کر۔انابیہ بیگم نے کہا۔

ارے اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے۔شادی کے بعد بھی یے سب ہو سکتا ہے،ہم میں سے کسی کو بھی کوئی مسلہ نہیں ہو گا،جتنا پڑھنا چاہے،ہم سپورٹ کرے گے۔کیوں ارسل !!جی امی ٹھیک کہ رہی ہیں۔۔

سہی میں بات کرتی ہوں پھر انشاللہ آپ کو جواب دیتی۔۔

انابیہ بیگم انہیں کچھ وقت بعد رخصت کیا۔افشاں کے کمرے میں داخل ہوئی۔یے کیا تھا۔۔سخت لہجے سے پوچھا۔اپ نے کہا تھا پڑھائی مکمل کے بعد رخصتی ہو گی،پھر؟۔ تمھاری چچی،ارسل بضد ہیں۔

میں کیا کرتی۔مجھے سے پوچھے بغیر کسی کر سکتی ہیں اپ؟

کیوں نہیں کر سکتی!!!

کیونکہ میں ابھی پڑھنا چاہتے ہوں،کچھ بنا چاہتی ہوں میرا خواب ہے،آپ اسے کیسے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرسکتی ہے، یے سب اتنی جلدی؟

ارے وقت کے ساتھ ساتھ سب سہی ہو جاے گا، میں اب زبان دے چکی ہوں۔ وہ تمھیں سپورٹ کریں گے انہوں نے وعدہ کیا ہے۔اس تمھاری تعلیم کا ہرج نہیں ہو گا۔ میری گڑیا!! ماما اگر شادی کے بعد منع کر دیا تو؟ کیوں کریں گے منع! اپنے ہی گھر کا بچہ ہے۔

اافشاں کو مطمئن اور آخر راضی کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں تھیں۔ یے جانے بغیر کے زندگی دور کھڑی مسکرا رہی ہے۔۔۔

************************************-******

ارسل نے افشاں کو دل سے پسند کیا تھا۔۔ وہ تھی ہی اتنی پیاری بڑی بڑی آنکھیں ہلکی سانولی رنگت چہرا کندھے تک آتے بال جنہیں وہ ہمشہ جھوڑے میں مقید رکھتی تھی۔ شاندار منگی کی رسم کی گی تھی۔ اور یوں اس کے چھ ماہ بعد انکی شادی طے پائی تھی۔۔ آخر چھ ماہ بھی پر لگا کر گزرے تھے۔ کسی کو خبر تک نا ہوئی اور انکی شادی کا وقت آن پہنچا۔۔

دھوم دھام سے شادی ہوئی۔۔رخصت کرتے وقت انابیہ بیگم اب دیدہ ہو گئیں بن باپ کے رخصت کرنا بھی ماؤں کا امتحان ہوتا ہے۔افشاں بیٹا اب تمھارا اصل گھر سسرال ہے جینا مرنا خوشی غم سب انکے ساتھ ہی بانٹنا ہے۔۔۔کبھی لڑ جھگڑ کر یہاں نا آنا،ورنہ تیری ماں میں تمھارے ابا کے بعد دوبارہ مرنے کی ہمت نہیں ہے۔وہ اس کے گلے لگتی اسے الوداع کر رہی تھی۔۔اور یوا سے رخصت کیا گیا۔۔

"یہ بیٹیاں بھی عجیب "رحمتیں" ہوتی ہیں،

آتی کسی کے "آنگن" میں ہیں اور لے کوئی اور جاتا ہے"۔۔

****

ایک سال بعد۔

ارے امبر دادی کب بنا رہی ہے،تھماری بہو! سدرہ نے افشان کو دیکھتے کہا۔جوان سب کے لیے چاے بنا کر لا رہی تھی۔ارسل کے ماں امبر سے پوچھا۔اس سے پہلے کے ارسل کی اماں جواب دیتی،سدرہ نے افشان کو مخاطب کیا۔۔ارے لڑکی خوشخبری کب سنا رہی ہو بھئی!!!! جلدی سے سنا دو،تاکہ ہمارے کلیجہ میں بھی ٹھنڈ پڑے۔گھر میں

رونک لگے۔۔جی ان شاءاللہ جب اللہ کا حکم ہوگا۔انسان کے ہاتھ میں تو کچھ نہیں ہے۔۔۔اپ بس دعا کیجیے گا۔۔افشاں نے اپنی ساس کو چاے پکڑاتے سدرہ کو مطمئن کیا تھا۔سدرہ دراصل پڑوس میں رہتے اصغر صاحب کی بیگم تھی جو آتے جاتے یہاں کا چکر لگا لیتی تھی۔

بلکل ٹھیک کہ رہی ہے جب اللہ راضی ہوگا،تب نواز دے گا نہیں بھی،ابھی تو چھوٹی سی ہے میری بہو!!

ارے ماں کہاں چھوٹی ہے،بس چھوٹی بہو ہے۔دیورانی نے منہ کے زاویے بگاڑتے لقمہ دیا۔شاید انہیں افشاں کی طرف داری بات پسند نہیں آئی تھی۔

افشاں وہاں اسے آٹھ کر بجھے دل کے ساتھ اپنے کمرے میں آکر چہرہ ہاتھوں میں لیتے رودی تھی۔یے آج کا نہیں بلکہ روز کا معمول تھا۔جو بھی آتا اس سے ہمشہ ایک ہی سوال کرتا"خوشخبری "کب سنارہی ہو.ارے ابھی تک نہیں سنایے،اسے اچھے ڈاکٹر کو دیکھایں فلاں ڈاکٹر اچھا،اچھی ہے۔۔کسی "پیر" کے پاس جاؤ فلان درسگاہ پر جاؤ وغیرہ وغیرہ.روزاسے جملے رشتے داروں،پڑوسیوں اوراپنے سسرال سے سنتے تھک چکی تھی۔۔پتا نہیں لوگ دوسری کی زندگی کے معاملات میں اپنی ٹاں مگیں کیوں

اڑاتے ہیں، یے جانتے ہوے بھی کہ اگلا بندہ کس قرب سے گزرتا ہو گا،اس پر کیا بیتی ہو گی۔ لیکن لوگ زبان کے چسکے کے لیے دوسروں کی زندگی جہنم بنا دیتے ہیں۔۔

دروازہ کھولنے کی آوز پر بیگاہ چہرہ اٹھایا تھا۔ سامنے ہی کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ کیا ہوا؟ رو کیوں رہی ہو؟ اپنا سامان صوفہ پر رکھتا اس کی طرف بڑھا تھا۔

میرا کیا قصور ہے ارسل اس سب میں؟

کس میں؟اولاد تو اللہ تعالیٰ کی دین ہے نا جب چاہے جسے چاہے دے پھر سب مجھ سے کیوں سوال کرتے میرے اور آپکے ہاتھ میں تو نہیں ہے نا !!!

ہمم تم ڈاکٹر تبدیل کر کے دیکھ لو۔۔ بس سب کو تسلی ہو جاے گی۔۔

اور آپ بھی اس سب پر یقین رکھتے ہیں۔۔ کچھ لمحے سوچنے کے بعد، ٹھیک ہے آپ جائیں گے میرے ساتھ !!اس نے امید کے ساتھ دیکھا کے وہ شاید ہاں کر دے مگر اسے جواب نے مزید مایوس کیا تھا۔۔

مجھے کیا ہوا ہے، میں ٹھیک ہوں، تم چلی جانا، میں اماں سے کہ دیتا ہوں۔۔ کہتے ساتھ ہی وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔ وہ اس جگہ کو دیکھتی رہ گی جہاں سے وہ گیا

تھا۔۔اپنی قسمت کو قوستے سب کچھ اللہ پر چھوڑتے بیڈ پر لیٹتے آنکھیں موندے لیں تھی۔۔

*************************************-
*****

3 سال بعد۔۔۔۔

کیوں منتیں منگتا ہے اوروں کے دربار سے اقبال"

"ایسا کونسا کام ہے جو ہوتا نہیں تیرے پروردگار سے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زندگی دوڑتی ہے، اتنی تیز رفتاری سے کہ لمحے منٹوں میں، منٹ گھنٹے میں، گھنٹے دنوں، ہفتوں اور پھر سالوں میں پلک جھپکتے سارا منظر بدل جاتا ہے۔ایسا ہی منظر اسکی زندگی میں بدلہ تھا۔۔

یے نیچے تم کیا بکواس کر کے آئی ہو؟ہاں کیا تھا یے۔

میں تھک چکی تھی،انکی زہر خندہ باتیں سن سن کر،اس لیے میں نے صرف انہی یاد دلایا

ہے، کے نوازنے والی ذات خدا کی ہے، میں تم آپ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے اسکے مرضی کے ں غیر، میں کیوں جاؤ درگاہوں پر!! کیوں مانگوں منتیں!! کیوں چھڑاؤ دھاگے، بولیں!!! کونسا اسے کام ہے جو میرا خدا نہیں کر سکتا! تو میں کیوں مانگوں اپنے رب کے علاؤہ کسی سے، جب میرا رب راضی ہو گا نا، مجھے عطا کرئے گا۔ مجھے کسی کے مشورہ کی ضرورت نہیں۔ جو میں پچھلے تین سالوں سے سن سن کر پک چکی ہوں۔ اور میں نے کوئی غلط بات نہیں کی، نا مجھے پشیمانی ہے اس بات کی۔۔

روکوں بتاتا ہوں تمھیں بڑی زبان چلنے گی ہے نا تمھاری نکلتا ہوا کڑ آج! یے کہتے ساتھ ہی بلٹ سے بے دردی سے مارنا شروع کیا تھا۔ بڑوں کے سامنے زبان چلاتی ہو۔ سدرہ خالہ کے سامنے چلاؤ گی زبان!! ارسل کہتے ساتھ ہی اسے پیٹتے جارہا تھا۔ جب اس کا دل بھرا تو اسے کمرے میں چھوڑتا باہر نکلتا چلا گیا تھا۔

وہ ان تین سالوں میں ہوتا خود پر ستم سہ رہی تھی۔ تا کہ اسکا گھر برباد نا ہو۔ مگر قسمت کچھ اور ہی لکے ہوے تھی۔

اس نے زمین پر بیٹھتے ہوئے اپنے بالوں کو ہاتھوں میں بے دردی سے جکڑا تھا۔

آنسو تھے کہ متواتر اسکے چہرے کو بھگوئے جارہے تھے۔۔

رخ موڑا تو شیشے میں اسکا عکس دیکھائی دیا۔

بتائیں کیا قصور ہے میرا بتائیں نا کیا اولاد پیدا کرنا میرے ہاتھ میں ہے۔ارے یہ تو خدا کی مرضی ہے۔جب جسے چاہئے نوازے، پھر آپ سب مجھے اس ناہونے والے گناہ کی سزا کیو دے رہے۔روز جیتی ہوں روز مرتی ہوں، سب لوگوں کے سوال سن کر آپ کو احساس نہیں ہوتا، کچھ نہیں ہوتا، مجھے دیکھ کر ارے شوہر تو اپنی بیوی کا لباس ہوتے ہیں پھر؟

اس نے نگاہ اپنے نشان زدہ وجود پر پڑی تو ایک تلخ مسکراہٹ نے ہونٹوں کا احاطہ کیا۔۔ اتنی بڑی سزا۔آخر میری غلطی کیا ہے۔صرف یہی نہ کے میں آپ کو اولاد نہیں دے سکتی۔ تمھیں مجھ پہ زرا رحم نہیں آتا!!! ٹھیک ہے پھر۔آنسوں صاف کرتے ہوے گویا ہوئی۔مجھے آپ طلاق دیں، میں مزید یہاں نہیں رہ سکتی۔وہ باہر کی طرف پلٹی تھی۔وہ جو کمرہ سے چابیاں لینے آیا تھا اسکی باتیں سنتا کڑے تیور کیے اس تک پہنچا تھا۔ تمھیں صرف مجھ سے تمھاری موت جدا کر سکتی ہے۔یہاں سے تم صرف مر کر ہی نکل سکتی ہو سمجھی!!!! وہ پلٹی تھی۔اپنی خون رنگ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھیں تھیں۔کاش!!! میں پہلے سمجھ پاتی کے آپ ایک کمزور مرد ہے۔۔آپ مجھے

ایک کونے میں سجا کر بھول جائیں،میری خوشیاں میرے درد سب کو پسے پشت ڈال کر صرف اپنا سوچتے اپکو کیا چاہے، کبھی میرا درد محسوس کیا۔جو روز آپکے اور میرے رشتے دار مجھے اولاد نا ہونے کا تانہ دے کر چلے جاتے،ان پڑوسیوں کا کیا جو روز مجھ سے پوچھتے ہیں،خوشخبری سنادو؟کیا یے سب میرے اختیار میں ہے بولیں کیوں چپ ہو جاتے اپنے تو مجھے زندہ لاش بنا دیا ہے۔۔میں روبوٹ تو نہیں ہونا میرا ابھی دل ہے جہاں درد را ٹھتا ہے!!!ایک تکلیف میں ہو تو دوسرا دور ہو کر بھی محسوس کرتا ہے۔ اوراپ؟بکواس بند کرو اپنی اور دفع ہو جاؤ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ میرے گھر میں رہو،نہیں ضرورت مجھے تم جسی کی جو ایک اولاد نا دے سکے مجھے۔زور سے دکھا دیا تھا۔ جو لڑکھڑاتے ہوے صوفہ سے جا لگی تھی۔۔۔ہوش کی دنیا میں آتے ہی ہونٹوں سے بہتا خون صاف کرتے ہو آٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اور تیزی سے باہر نکلتی چلی گی۔وہ اس جگہ کو دیکھتا رہ گیا تھا،جہاں سے وہ ابھی گی تھی وہ مٹھیاں بھینچے سرخ انگار ہوتی آنکھوں لیے شیشہ میں زور سے مکہ مارا تھا کانچ کے ٹکڑے اسکے ہاتھ کو زخمی کر گیے تھے۔۔ اور وہ بے بسی کے عالم میں نیچے بیٹھتے چلا گیا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****
*****

کبھی کبھی کوئی شام زندگی میں صرف سیاہ اندھیرا بن کر اترتی ہے۔ جس کے بعد کبھی صبح نہیں ہوتی۔ سورج جتنی چمک سے بھی چمکے مگر وہ شام کبھی روشن نہیں ہو پاتی۔

ارے !! کون ہے، اتنی رات کو، اللہ خیر کرے انابیہ بیگم نے کہا۔۔ دوسری طرف وہ کچھ وقت اپنی سسکیوں کا گلا کھونٹتے فقط اتنا ہی بول پائی تھی۔۔

ماں میں افشاں !!

دروازہ کھولتے ہی انابیہ بیگم نے پوچھا۔

ارے اتنی رات کو خیر ہے نا سب۔۔ بغیر کچھ بولے وہ اپنے کمرے کی طرف بھاگتی چلی گی۔۔ اسے کیا ہوا ہے انابیہ بیگم نے کہا۔

افشان بیٹا کیا ہوا ہے۔ انابیہ بیگم کمرے کا دروازا کھولتے اندر داخل ہوئی تھی۔ جسے دیکھتے ہی وہ اپنا ضبط کھو چکی تھی، گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ اچھا میرا بچہ چپ ہو جا۔ بتا اب کیا ہوا، کسے نے کچھ کہا ہے، کچھ ہوا ہے۔۔ افشان نے ساری بات انابیہ بیگم کو بتاتی چلی گی۔ جسے سن کر اپنی زندگی کا سب سے بڑا غلط فیصلہ لگا۔

یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ماں باپ کے ہر فیصلہ درست ہو کبھی کبھی انجانے میں ان سے بھی غلط فیصلہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ جن کا ادراک وقت کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔۔

تم نے یہ سب پہلے کیوں نہیں بتایا۔ میں نے ارسل سے 1 ماہ بعد پڑھائی جاری رکھنے کی بات کی، تو انہوں نے سختی سے منع کر دی کے، اب شادی ہو گی ہے پڑھ کر کیا کرو گی۔ گھرداری سیکھو۔ میں نے وہ بھی کیا اپنے سارے خواب اس کے لیے ادھورے چھوڑ دیے، صرف اپنا گھر بچانے کے لیے، آپ کو پتا ہے نا چھوٹی عمروں میں اگر یے داغ لگ جاے، تو کبھی نہیں مٹتا نا معاشرہ سے مٹنے دیتا ہے۔ رشتے دار دوست احباب سب صرف آپ پر ترس کھاتے ہیں، معاشرہ مجھے کبھی قبول نہیں کرتا ہے۔ آنسو پونچھتے ہوے، مگر اب میں نے خود کو ہر قسم کے حالات کے لیے تیار کر کیا ہے۔ میں مزید نہیں رہ سکتی وہاں امی۔ وہ جو کب سے اپنی بیٹی کے بیتے ظلم کا سن کر ڈھ سی گی تھی۔ فورن سے خود کو سنبھالا تھا کیونکہ اسے اپنی بیٹی کو ان پریشانیوں سے چھٹکارا دلانا تھا۔ جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہو گا ہممم چلو فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں۔

انابیہ بیگم کھانا گرم کر کے آئیں، تو افشان نے زہر مار کچھ نوالے لے کر سونے چلی گی، نیند تو آنی نہیں تھی۔ سو خیالات کے تانے بانے بونتے ایک فیصلہ کرتے۔ کب

آنکھ لگی اسے پتا ہی نا چلا۔۔

***************************-

*****

کچھ مہینے بعد۔۔

امی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔افشاں نے امی کے قریب بیڈ پر بیٹھتے امی سے کہا۔جو اس وقت الماری سے نجانے کیا کھوج رہی تھیں۔ہاں بیٹا کہو کہا بات ہے۔۔افشاں کی امی نے دیکھے بغیر کہا۔افشاں نے خود کا سنبھال لیا تھا۔اور اس مشکل فیز سے نکل آئی تھی۔امی وہ میں نے فیصلہ کیا ہے۔میں کمیشن کا امتحان دینا چاہتی ہوں!!

سی ایس ایس؟افشاں کی اماں نے اسے دیکھتے ہوے دوہرایا۔۔

جی امی۔۔

ارے ماشاءاللہ یہ تو خوشی کی بات ہے،یہ تو پھر منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے۔۔

جسے تمھیں بہتر لگے۔

شکریہ امی۔۔انابیہ بیگم عدالت میں مقدمہ دائر کرچکی تھی بس فیصلہ کا انتظار تھا۔

وقت تیز رفتاری سے دنوں کو ہفتوں، مہینوں اور پھر سالوں کو دھکا لگا رہا تھا۔وقت کی اداؤں میں سب سی اچھی بات گزر جانا ہے۔اور وہ ہر حال میں تیزی سے گزر رہا ہوتا ہے۔

اے۔ایس۔پی افشاں کی گاڑی تیز رفتاری سے اپنی منزل کی طرف گامزن ہوتے ایک مارکیٹ کے سامنے آرکی تھی۔تاجروں سے مل کرانکے مسائل اور بڑھتے جرائم کے بارے میں معلومات لیں۔۔مارکیٹ کے قریب ہی ایک مسجد بنائی گی تھی۔جس سے نمازی نماز ادا کر رہے تھے۔وہ ارد گرد کا جائزہ لیتی لوگوں کے ساتھ یہاں ہر ہونے والے جرائم کی روک تھام کے لیے عوام کو مطمئن کیا۔۔۔فل یونیفارم میں ملبوس سیاہ بیجز سے سجی شرٹ پر سیاہ یونیفارم کی کیپ، کے نیچے اسکارف کی مدد سے حجاب کیے اسکن رنگ کی پینٹ میں چارمنگ پر سنیلٹی لگ رہی تھی۔لوگوں سے بات کرتے نظر سامنے پڑی تو جسے وقت تھم سا گیا تھا.ہاں آج کتنے عرصے بعد وہ اپنا تلخ ماضی دیکھ رہی تھی۔ارسل اس کی طرف بڑھا مگر سکیورٹی نے اسے وہی روک لیا تھا

۔۔اللہ بخش گاڑی نکالو! کہتے ساتھ ہی تیز تیز قدم اٹھاتی ہجوم کو توڑتی وہ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔آنکھوں پر چشمہ لگاتے،گاڑی شیلٹر ہوم لے چلو! افشاں اپنی وقت کا کچھ حصہ "شیلٹر ہوم" میں موجود خواتین کے ساتھ گزارتیں تھی۔وہاں پر موجود ہر شخص اپنی ایک الگ کہانی کیے ہوے تھا۔ڈرائیور وہاں سے گاڑی بھگا کر لے گیا تھا۔

اور وہ اس جگہ کو ہی تکتا رہ گیا۔جہاں سے وہ ابھی گئی تھی۔۔کتنا غلط کیا تھا۔اس نے وہ اس سے مل کر معافی مانگنا چاہتا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ عرصہ پہلے۔۔۔

افشاں نے سی۔ایس۔ایس کا امتحان کی دل لگا کر تیاری کی خود کے لیے ایک چند گھنٹوں کے علاوہ وہ سارا وقت امتحان کی تیاری میں صرف کرتی تھی۔امتحان دے کر اچھے نمبروں سے "پولیس سروس آف پاکستان" کا امتحان نمایاں نمبروں سے پاس کر کے اے.ایس.پی کے عہدے پر فائز ہو گی۔۔.زندگی کو دوبارہ کہیں نا کہیں سے شروع تو کرنا تھا۔سب آگے بڑھ جاتے ہیں۔نیا ساتھ پاتے ہیں۔اسے بھی آگے بڑھنا تھا۔۔

وقت ریت کی مانند ہاتھ سے پھسلتا گیا۔اور زندگی کے مسافر نے ایک نئی منزل پا لی تھی۔

۔وہ ایک مضبوط کردار کی مالک تھی۔اسے اپنی قسمت خود لکھی تھی۔۔اور ارسل کا باب کا فیصلہ اپنے خدا ہر چھوڑ دیا تھا۔جو کہ بہتریں فیصلہ کرنے ولا ہے۔۔کیونکہ کچھ لوگوں کی سزائیں دنیا کی عدالت میں نہیں بلکہ اللہ کے سامنے پیش ہو کر مکمل ہوتی ہیں۔۔

"آزمائشیں انسانی زندگی میں کبھی نہ کبھی ضرور دستک دیتی ہیں. کہیں انسان ہار مان لیتا ہے۔اور ناکامی میں خود کو پھنسا ہوا محسوس کرتا ہے،تو کہیں ایک نئ امنگ کے ساتھ کامیابی و کامرانی کی نئ نئ منازل طے کرتا ہے قوت ارادی اور ہمت کے ساتھ خود پر اعتماد کرنا اپکو آپکی خوابوں اور حقیقتوں سے روشناس کرواتا ہے۔"

"آزمائشیں انسان کا حوصلہ بڑھاتی ہیں".

"صبر و تحمل والوں کی اللہ مدد ضرور کرتا ہے"...."اپنی بہن بیٹوں پر اعتماد کریں"

ان کی "حوصلہ افزائی کریں"تاکہ وہ آپکا"فخر"بن سکیں۔

"ذہن کی تاریکی رات کی تاریکی سے زیادہ خوفناک ہے۔"

ختم شدہ۔۔۔۔۔۔

تعریف یا تنقید برائے اصلاح قابل احترام ہے۔

میری پہلی کوشش ہے یہ "ناولٹ" امید کرتی آپ کو پسند آیا ہو گا

اپنی رائے سے ضرور نوازیں۔۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین